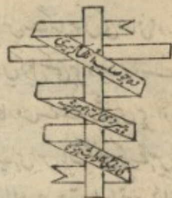




نور افغانستان



قیمت سالیانہ بلا محصول ۱۲ عہ

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

قیمت سالیانہ مع محصول ۱۲ عہ

نمبر ۵ جلد ۱۱ — لودیانہ ۳ دسمبر ۱۸۸۳ء — قیمت فی پرچہ ۴ پائی

گلدستۂ اخبار

امیر کابل افغانستان کوہستانی کے دورہ میں مصروف ہیں اور آجکل خاص کابل میں بدامنی ہو رہی ہی = **جلال آباد** میں ایک روسی جاسوس گرفتار ہوا ہی اور عنقریب اُس کا چالان کابل کو کیا جائیگا = **قندھار** کا حاکم در پردہ ایوبخان سے خط و کتابت کر رہا ہی = **ہرات** کے سرداروں کے پاس ایوبخان کا قاصد آیا ہی اور کہتا ہی کہ تم ایوبخان کی معاونت پر کمربستہ ہو کہ نہیں = **کوئٹہ** علاقہ بلوچستان سرحد افغانستان کی پیمائیش سرکار انگریزی کے حکام نے شروع کر دی ہی = **اخوند سوات** کا بیٹا ایک پلٹن لیکر افریدیوں کی سرکوبی کے لیے روانہ ہوا ہی = **کلکتہ** کی نمائیشگاہ میں بائبل ایک سو بچاس مختلف زبانوں میں لکھی ہوئی اور چھپی ہوئی دکھلائی گئی ہی = **امریکہ** میں تین کروڑ عورتیں محنت مزدوری سے اوقات بسر کرتی ہیں = **شاہ جاپان** نے ایک خاص کمیٹی کے ذریعہ شراب خوری کا انسداد کرایا ہی = **لنڈن** میں روم کا سفیر یہہ درخواست کر رہا ہی کہ ہم کو روس کے زبردست پنجہ سے نکالدو = **شاہ بلگیریا** نے روس کو علانیہ یہہ جواب دیا ہی کہ میں کسی روسی افسر کو اپنی تحت حکومت کے اندر نہ آنے دونگا = **نوابصاحب بہاولپور** نے اپنے چڑیاخانہ کے لئے امریکہ و افریقہ سے جانور طلب کئے ہیں = **حاکم لالپورہ** کی تمام رعایا حاکم موصوف سے برگشتہ ہو رہی ہی = **آگرہ** کا تاج محل ۱۷ برس کے عرصہ میں چار کروڑ روپیہ کے صرف سے تیار ہوا تھا = **گورنمنٹ ہند** نے فیصلہ کر دیا ہی کہ حیدرآباد سندھ کے قلعہ کو وقت ضرورت کے لئے پناہ و حفاظت کے لئے رکھا جائے = **مسٹر ہیوم** صاحب نے ۵ ہزار روپیہ بریلی کالج کی امداد کے لئے جیب خاص سے عنایت کیا ہی = **فرانس** نے چین کو آگاہ کر دیا ہی کہ جنوری ۱۸۸۴ء کے شروع سے جنگ کا آغاز ہوگا = **جرمن** اور آسٹریلیا نے فرانس کو جواب دیدیا ہی کہ جنگ چین میں ہم تمہارے ساتھ شامل ہونگے = **نیپال** کی سرحد پر ڈاکوؤں نے اپنا ایک بڑا گروہ قائم کر رکھا ہی اور تجارت پیشہ لوگونکو لوٹ رہے ہیں = **کلکتہ** میں جو بارش منگل اور بدھ کی رات کو ہوئی ہی اُس سے نمائش گاہ کو سخت نقصان پہنچا ہی = **مہدی** کاذب نے مصری فوج کو دوبارہ شکست دیکر خرطوم پر قبضہ کر لیا ہی = ہم جو تخت سلیمان کی طرف انگریزوں کی طرف سے روانہ ہوئی ہی اسکو شنواریوں نے کچھ مدد نہیں دی بلکہ امداد سے انکار کیا = **سوات** نہر کے گودام سے چند بندوقیں افریدی چرا کر لے گئے ہیں = **احمد آباد** میں ایک نو تعمیر شدہ دوکان کو آگ لگی اور بیس ہزار روپئے کا نقصان ہوا = **چین** نے تمام طاقتوں کو ایک مراسلہ اس مضمون کا بھیجا ہی کہ انام پر میرا حق ہی = **لنڈن** کے تمام وزیروں نے ملکہ کو یہہ صلاح دی ہی کہ جبکہ مہدی کاذب آجکل فتور برپا کر رہا ہی انگریزی فوج کو مصر سے واپس مت بلاؤ = **شاہ برہما** نے باغیونکی سرکوبی کے لئے پانچ ہزار سوار روانہ کئے ہیں = **روس** کی تمام فوج تازہ ترین ہتھیاروں سے مسلح ہو رہی ہی = **پشاور** کی سرحدی پولس کے لئے بندوقیں مقرر ہو گئی ہیں = **کابل** کیطرف سے ایک وکیل گورنمنٹ ہند کی طرف ایک پیغام لایا ہی ÷

نور افشاں

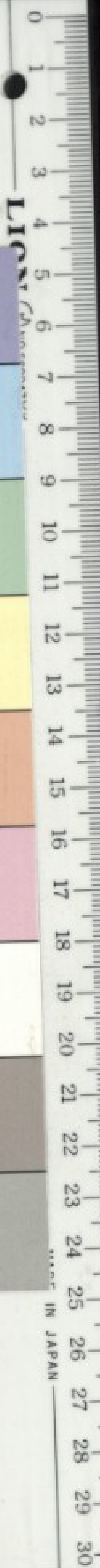
مسیحی مذہب کی بنیاد کا بقیہ

——تواریخ کی اُن باتوں سے جس سے یہہ بات ثبوت ہوتی ہے بہت ہیں اور صاف بھی ہیں۔ کوئی یہہ اعتراض نہ کرے کہ مسیح کے شاگردوں کا سچا ہونا اگرچہ اُنکے تمام احوال سے ثابت ہوتا ہے لیکن شاید مسیح کی موت اور جی اُٹھنے کی انتظاری کرتے اور اِس انتظاری سے دھوکا کھاکے سوچتے تھے کہ وہ مرکے جی اُٹھا ہے لیکن صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اُسکے مرنے کے وقت تک وہ اُسکی انتظاری نہ کرتے تھے مسیح نے کئی دفعہ اپنے مرنے کا کچھہ اشارہ آگے سے کیا تھا لیکن وہ اُسکی باتوں کو بخوبی نہ سمجھتے تھے۔ سبب اِسکا یہہ تھا کہ جیسا اُسوقت کے اور یہودی لوگ ویسے ہی وہ بھی سمجھتے تھے کہ ہمارا مسیح جب آویگا تو جسمانی بادشاہ ہوگا اور جسمانی طور سے داؤد کی بادشاہت کو پھر بحال کریگا سو وہ یہہ نہ سوچتے تھے کہ وہ مارا جائیگا بلکہ جب وہ مرگیا تو وہ سب نہایت حیران ہوئے بعد اُسکی موت کے وہ بالکل نا امید اور دل شکستہ معلوم ہوتے تھے اور یہہ جانتے تھے کہ وہ پھر ہمارے بیچ میں چلے پھریگا۔ جب اُنکو پہلے خبر پہنچی کہ وہ جی اُٹھا ہے تو وہ نا امیدی سے اِسبات کو یقین نہ کر سکتے تھے بلکہ گواہوں کی باتیں اُنکو کہانی سی سمجھ پڑیں اور اُنکا اعتبار نہ کیا (لوقا ۲۴-۱۱) جب کہ وہ اُنہیں پھر ظاہر ہوا اور وہ سب جو اکٹھے ہوئے اِس بات کے قائل ہوئے بلکہ اُس سے باتیں کرکے جان گئے کہ یہی ہمارا خداوند ہے تب رسولوں میں سے ایک غیر حاضر تھا اور اگرچہ سبھوں نے اِس بات کی گواہی دی تو بھی وہ اُنکی بات نہ مانتا تھا بلکہ کہتا تھا کہ جب تک میں اپنی آنکھوں سے نہ دیکھوں تب تک اِس بات کو نہ مانونگا جب تک کہ اُسکے ہاتھوں میں کیلوں کے نشان نہ دیکھوں اور کیلوں کے نشانوں میں اپنی اُنگلی نہ ڈالوں اور اپنے ہاتھوں کو اُسکے پہلو میں داخل نہ کروں کبھی یقین نہ کرونگا (یوحنا ۲۰-۲۵) شاگردوں کے اِن شبہوں سے ہمارا شبہہ مٹایا جاتا ہے کیونکہ ایسے شک کرنیوالے بغیر تحقیق ہونے کے مسیح کے جی اُٹھنے کو نہ مان سکتے تھے۔ اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اِس بات کا فیصلہ اُسوقت کیا گیا جو ایسے لوگوں سے کیا گیا کہ وہ بخوبی اُسکی سچائی کو دریافت کر سکتے تھے تو ہماری کیا طاقت کہ ایسے گواہوں کو جھٹلاویں؟ ✦

پھر اِسکا دوسرا ثبوت یہہ ہے کہ اگرچہ شاگرد لوگ شک کرنے کو ایسے تیار تھے تو بھی اُنہوں نے اِسبات کو یقین کر لیا۔ سبب کیا کہ اُنکو مسیح کے جی اُٹھنے کے ایسے پختہ ثبوت ملتے تھے کہ اُنکا ہر ایک شبہ دور کیا گیا ہے۔ اور یہہ نہ صرف اُن کے کہے کی بات ہے بلکہ اُن کے چال چلن سے سچائی ثابت ہوتی ہے ہم جانتے ہیں کہ وہ اُسکے پہلے کیسے تھے اور اِسبات کے ماننے سے اُنکی تمام طبیعت اور اُنکے چال چلن میں کیسی بڑی تبدیل کی گئی تھی اور اُسوقت سے وہ اپنے خداوند کی بابت بالکل اَور طرح سے سوچنے لگے۔ پہلے وہ بہت بزدل تھے اور اپنے مذہب کی باتوں میں بے قیام اور اِسکا ٹھیک سبب بھی ظاہر ہوتا تھا کیونکہ وہ تھوڑے تھے اور بہت دشمنوں سے گھرے ہوئے تھے۔ اور اگر مسیح صرف اِنسان ہی ہوتا تو کیا جانے کہ وہ اپنے دشمنوں سے کب مغلوب ہوگا لیکن جسوقت سے اُنہوں نے اُسکو موت سے جی اُٹھا دیکھا اور جان گئے کہ بلا شک یہہ خدا کا بیٹا ہے تب وہ کیسے دلیر ہوگئے اور جو چاہے وہ اُسکا مقابلہ کرے تمام دنیا بھی مخالف ہو تو وہ اِس بات کو کچھہ خیال میں نہ لاتے تھے۔ چاہے حکام کے سامنے کھڑا ہونا ہو یا قیدخانہ میں ڈالا جانا ہو بلکہ موت کا اُٹھانا ہو وہ کسی بات سے نہ ڈرتے تھے اِس بھاری تبدیل کے دیکھنے سے ہمیں بڑا تعجب آتا ہے اور ہم بے اختیار پوچھنے لگتے ہیں کہ کیا یہہ وہی بزدل شاگرد ہیں جو مسیح کی گرفتاری کے وقت اُسکو چھوڑ کے بھاگ گئے ہے اور جن میں سے صرف دو اُس کی تکلیفوں کے دیکھنے والے بھی پائے جاتے ہیں یہہ بات تو نہایت ہی عجیب معلوم ہوتی ہے اِسوقت سے اُنکا مسیح کی بادشاہت تو ہم یہودیوں ہی سے نسبت رکھتی ہے لیکن پیچھے سے وہ تمام دنیا کی قوموں کو پکارنے لگتے ہیں کہ یہہ بات تمہارے اور تمہارے لڑکے بالوں کے لئے ہوتی ہے بلکہ اُن سب کے لئے جو نزدیک ہیں اور وہ جو دور بھی ہیں ✦

[illegible]

مسیح کے جی اُٹھنے سے وہ لوگ مسیح کی موت کے پورے مطلب کو سمجھنے لگے بلکہ اُسکے فواید کی بشارت تمام دنیا میں سُننے لگے۔ اور سبھوں کو سمجھتے تھے کہ یہہ خدا کا بڑا اجلال ہے اِس سے گناہوں کی معافی اور ابدی زندگی گنہگاروں کو مل سکتی ہے اور یہہ تمہارے لئے بلکہ سب تائب گنہگاروں کے لئے خوشخبری ہے۔ اور نہ صرف یہی بلکہ وہ آپ ہی اِس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ ہماری طبیعت میں اور خیالوں میں جو تبدیل واقع ہوئی اور ہماری پہلی زندگی میں اور اب کی زندگی میں جو فرق پایا جاتا ہے اُسکا سبب مسیح کا جی اُٹھنا ہے بلکہ اپنے پہلے وعظ میں یعنے پنتکوست کے روز وہ صاف اِسبات کی گواہی دیتے ہیں کہ اُسی یسوع کو خدا نے موت کے بند کھولکے اُٹھایا کیونکہ ممکن نہ تھا کہ وہ اُسکے قبضے میں رہے (اعمال ۲: ۲۴) اور جب لنگڑا چنگا کیا گیا تو پطرس نے کہا کہ تم نے زندگی کے کلام کو قتل کیا جسے خدا نے مُردوں میں سے اُٹھایا اور ہم اُسکے گواہ ہیں اُسی کے نام سے اُس ایمان کے وسیلے جو اُسکے نام پر ہے اِس شخص کو جسے تم دیکھتے اور جانتے ہو ہاں اُسی ایمان نے جو اُسکی طرف سے ہے یہہ کامل تندرستی تم سب کے سامنے اُسے دی (اعمال ۳: ۱۵) اور اُس شخص کے حق میں پطرس نے دوسرے دن سرداروں کے سامنے صاف گواہی دی کہ یسوع مسیح ناصری کے نام سے جسکو تم نے صلیب دی اور جسے خدا نے مُردوں میں سے پھر اُٹھایا اُسی سے یہہ مرد تمہارے سامنے بھلا چنگا کھڑا ہے (اعمال ۴: ۱۰) اور جب پولوس بیان کرتا ہے کہ نجات کس وسیلے سے ملتی ہے تو فرماتا ہے کہ اگر تو اپنی زبان سے خداوند یسوع مسیح کا اقرار کرے اور اپنے دل سے ایمان لاوے کہ خدا نے اُسے پھر کے جلایا تو تو نجات پائیگا۔ باقی آیندہ



مراسلات

فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

نظر اجمالی کے ریمارک کا ری لوٹ از سید یوسف جامل مسیحی فری کیٹی کسنٹ چرچ اوف انگلنڈ مقیمی حیدرآباد متعلق زیر ڈیلنسی حیدرآباد دکھن

کرمی و معظمی اسسٹنٹ اڈیٹر نور افشاں دامت الطافہم تسلیم

التماس یہہ ہے کہ ازراہ کرم بندہ کے ری لوٹ کو صفحہ اخبار میں درج فرماکر ممنون فرماویں ورنہ گستاخی معاف تنہا بیٹھیں قاضی روئے راضی آئی۔ اولاً صاحب ریمارک سارے ہندوستانی عیسائیوں میں ازروئے تحریر و تقریر بڑھ چڑھ کر ہیں علاوہ لیاقت و فضیلت کے صاحب موصوف میتھوڈسٹ کلیسیا کے پادری اور چند اخباروں کے اڈیٹر ہیں اور باوجود اوصاف مذکورہ بالا کے کسی زمانہ میں شاہپور پنجاب میں ضلع کے مدارس کے چیف محرر تھے اور ضلع جھنگ پنجاب میں محکمہ تعمیرات کے سررشتہ دار تھے اور فضل الٰہی سے یہہ تمام کمالات ادہر ہی میں حاصل کئے اور پھر پنجاب میں مدتوں سے شہر امرتسر میں چراغ روشن کیطرح اپنے شعاع تجلیات کو ادھر اُدھر چمکا رہے ہیں میں کیا اور میری لیاقت کیا کہ صاحب ممدوح الاوصاف کی تحریر کا ری لوٹ لکھوں میری قلم کانپتی اور چھاتی تھرتھراتی ہے مگر چونکہ میرا مقابلہ ایک مخالف مسیح سے ہے اسلئے بھائی رجب علی صاحب سے عذر و لیری چاہتا ہوں۔ بُرا نہ مانیں اجی پادری صاحب ڈاکٹر سکاٹ صاحب کا قول میرے واسطے الہامی نہیں ہے اور نہ محققین و مصنفین کے سامنے کیونکہ دُنیا میں اہل رائے مختلف الرائے ہوتے ہوتے آئے ہیں کل عالم و فاضل متفق الرائے کسی زمانہ میں نہیں ہوئے دیکھئے اپنی میتھوڈسٹ چرچ میں بھی یہہ بات نہیں ہے آپ کے ایک بانی مبانی ویسلی صاحب کے پیرؤں میں کتنا اختلاف ہے پھر اگر سکاٹ صاحب کے اقوال کی پابندی مدنظر ہوگی تو آپ کو ہوگی نہ کہ ہمکو۔ علاوہ اسکے ۱۸۸۲ع کے اخیر میں الہ آباد مشنری کانفرنس میں سید احمد خانصاحب کی نسبت وہی صاحب مخالفانہ رائے ظاہر کرچکے ہیں تو اب مجھے آپ کے قول کی کیونکر تصدیق ہو اگر آپ میری بات کا اعتبار نہیں کرتے ہیں تو مشنری کانفرنس الہ آباد کی رپورٹ کو ملاحظہ کرلیویں ورنہ صاحب رائے سے زبانی یا تحریری طور پر دریافت کرلیویں ورنہ دہاندلی کا کچھ علاج نہیں ہے ہم عیسائیوں کو بے فائدہ بات پر حجت کرنا مناسب نہیں ہے غیر قومیں کیا کہینگی۔ پھر اگر سکاٹ صاحب نے یہہ رائے دی بھی ہو تو میری رائے میں اُنہوں نے کمال غلطی کی ہے کتاب تبیین الکلام کو اُنہوں نے مطلق نہیں سمجھا جیسا کہ ظاہر ہوگا کیونکہ ابتک تو بندہ نے سید صاحب کے ایک مقدمہ پر بھی پوری پوری نظر نہیں ڈالی ہے اسلئے کہ بوجہ کار سرکار کے قلیل الفرصت ہوں مُعزز رجب علی صاحب نے نظر اجمالی کو سراب خیال قرار دیا کیوں اور کسواسطے یہہ میں نہیں کہہ سکتا ہوں اسکی دلیل و وجہ سُننا چاہتا ہوں۔ میں تو نظر اجمالی کو آب حیات خیال کرتا ہوں نہ اس لحاظ سے کہ وہ میری تحریر ہے بلکہ اسلئے کہ کتاب مُقدس ایک بحر حیات ہے اور نظر اجمالی اُسی بحر سے نکلی ہے اور اُسی کی تائید کرتی ہے۔ ایک بات نظر اجمالی میں مطلق غیر ملحوظ ہے کہ جسکے سبب سے حضرت رجب علی صاحب کو خیال سراب نظر آئی وہ یہہ ہے کہ ہمارے محقق صمیم صاحب کی تحریروں میں الفاظ انگریزی اور عربی و فارسی وغیرہ چار چار انگشت کے لمبے چوڑے اور بڑے بڑے عالموں کے نام لکھے ہوئے ہوتے ہیں کہ جنکا مطلب کچھہ بھی نہیں نکلتا ہے شاید اس ڈھنگ سے وہ اپنی علمیت جتاتے ہوں لیکن واضح رہے کہ یہہ ڈھنگ اہل علم کے نزدیک معیوب ہے اور صاحب تحریر کی کجی و کم علمی ظاہر ہوتی ہے میں پوچھتا ہوں کہ صمیم صاحب کو ان الفاظ غیر مستعملہ کی جگہ اُردو سلیس الفاظ نہیں معلوم ہیں اگر معلوم ہیں تو کیا عوام کو اپنی لیاقت سے محروم رکھنا مناسب ہے یا وہ پسند نہیں کرتے کہ عوام الناس اُنکی فضیلت سے ناواقف ہوویں یا حسب قول اُن کے کُندۂ ناتراش عیسائی ہمیشہ کندۂ ناتراش ہی رہیں۔ اگر یہہ الزامات درست ہیں تو بھائی صمیم صاحب کو بیدار ہونا چاہئیے بھائی ایسے پیچیدہ فقرات سے عالم و فاضل لوگ آپکو کیا کہینگے ذرا ہوشیار ہوکر خامہ تیز رو خامہ کو جنبش دیویں ساری خوبیاں آپ میں ہی ختم نہیں ہوگئی ہیں +

ری لوٹ نمبر ۱۔ آپ سید صاحب کو کیسا ہی فضیلت کے ساتھہ لکھیں ہم اُنکی ذاتی فضیلت اور دُنیاوی قابلیت کی نسبت ہرگز بحث نہیں کرتے بلکہ اُنکی کتاب کی نسبت ہماری بحث ہے جو کہ اُنہوں نے اپنی رائے سے کتاب مقدس پر ورپردہ اعتراضات کئے ہیں اور اُنہوں نے جو بشپ کلنزو کے اعتراضات کا جواب دیا تو اس غرض سے نہیں دیا کہ اُن کے نزدیک کتاب مُقدس برحق و واجب الاعتقاد ہے بلکہ اس غرض سے کہ طوفان نوح کی نسبت قرآن بھی کتاب مقدس کے ہم آواز ہے اگر سید صاحب بشپ کلنزو کے اعتراضات کو تسلیم کرتے تو قرآن بھی ان اعتراضات سے بری نہیں رہتا بس وہی مثل صادق آئی **ذهب المطر فقام في تحت الميزاب** بس سید صاحب آپ کے موافق دانشمند نہیں ہیں پھر اگر سید صاحب کے دفیہ اعتراضات کے زیر ممنوں ہیں تو جناب ہیں کیونکہ بشپ کلنزو کے اعتراضات کی تردید میں آپنے کوئی کتاب نہیں دیکھی ہے اگر جناب کے مطالعہ سے کوئی کتاب گذری تو سید صاحب کے مدح خوان

ہرگز نہیں ہوتے مجھے کمال تعجب ہو کہ آپ بزرگ دین ہو کر مخالفانہ دین کی تائید میں اتنی سعی کرتے ہیں ✣

ری نوٹ نمبر ۲ - اِس ہندسہ میں آپ نے سید صاحب کی نعت و منقبت جو قلمبند کیئے ہیں میں اُس سے متفق ہرگز نہیں ہوں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ سید صاحب اِن مسائل ثلاثہ کی نسبت ایسے معتقد ہرگز نہیں ہیں جیسا کہ آپ فرماتے ہیں اور نہ اُس سے یہہ لازم آتا ہو کہ اُن کے خیالات نسبت کتب مقدسہ ویسے ہی ہیں جیسا کہ ہونا چاہیئے جہاد کو وہ ہرگز حرام نہیں کہتے اور نہ ایک سے زیادہ نکاح کرنیسے مانع ہوتے ہیں اور نہ مسئلہ غلامی کے مخالف ہیں دیکھو اپنی اظہار عقائد میں کیا لکھتے ہیں جو کہ اُنھوں نے مفصل دافع البہتان میں قلمبند کیئے ہیں سید صاحب مولوی علی بخش خانصاحب سب آرڈینیٹ جج گورکھپور کے جواب میں ارقام فرماتے ہیں کہ اُنھوں نے میرے پر دو اتہام کیے ہیں ایک جو مسئلہ مصطلحہ تہذیب مخاطب کے خلاف ہو باطل ہو دوم خصوصًا کثرت ازدواج سوم استرقاق پہلا اور دوسرا اتہام ہو میرے عقیدہ میں کوئی شرعی مسئلہ حرام ہی نہیں اور جس تعدد ازدواج کی شرع میں اجازت ہو وہ عین تہذیب ہو - بحیر صفحہ ۱۱ - اور عقیدہ نوزدہم میں سید صاحب مولوی علی بخش خانصاحب کے جواب میں قلمبند کرکے اپنے عقیدہ کا اظہار کرتے ہیں کہ اِس عقیدہ میں جناب سید الحاج یعنی مولوی علی بخش خانصاحب نے ارقام فرمایا ہو کہ غزوات اور جہاد سے مراد یہہ ہو کہ ایک قوم دوسری قوم سے قتال کرے جیسے کہ مثلاً جرمن اور فرانس میں

لڑائی ہوئی سید صاحب فرماتے ہیں کہ یہہ تحریر میرے عقیدہ کی نسبت جناب سید الحاج کی غلط بلکہ غلط سراسر اتہام ہو تمام غزوات صرف اعلاء کلمتہ اللہ کے لئے ہوئی تھی نہ لونڈیوں اور لونڈوں کے لالچ سے جسکے اثبات کے درپے جناب سید الحاج ہو رہے ہیں - بحیر عقیدہ بست و نہم میں لکھتے ہیں کہ ایک سے زیادہ ازدواج منع ہو سید صاحب فرماتے ہیں لعنت اللہ علی قایلہ و معتقدہ جناب من جبکہ سید صاحب اِن مسائل ثلاثہ کو حسب اعتقاد اسلام تسلیم کرتے ہیں تو اپنے عیسائی بھائیوں کو جو بیچارے سید صاحب کے احوال و اقوال سے مطلق ناواقف ہیں معتقد بنانے کیلئے اور یہہ ایک خام خیالی ہو کہ سید صاحب بہادر کتب مقدسہ توریت و انجیل وغیرہ کی نسبت صحیح الاعتقاد ہیں وہ تو دیگر مولوی صاحبان کی طرح کتب مقدسہ کو محرف و منسوخ مانتے ہیں اور اُسکی صحت و اصالت کے ہرگز قائل نہیں ہیں چنانچہ صفحہ دہم عقیدہ دوازدہم میں صاف لکھتے ہیں کہ اِس عقیدہ میں جناب سید الحاج نے میری نسبت تین باتیں کہی ہیں ایک یہہ کہ طوریت و انجیل پر میرا مضبوط اعتقاد ہو اِن لفظوں کے معنی میں سمجھا اگر یہہ مطلب ہو کہ جیسا قرآن مجید میں کہ اُن پر اعتقاد رکھنے کا حکم ہو ایسا اعتقاد ہو تو یہہ صحیح ہو اگر کوئی اور معنی اُنھوں نے قرار دیئے ہیں تو غلط ہو دوسرے تحریف لفظی انجیل نہیں ہوئی ہاں یہہ سچ ہو تحریف لفظی کا قائل میں نہیں بلکہ تحریف معنوی کا میں قائل ہوں مگر تحریف لفظی کا محمد اسماعیل بخاری بھی قائل نہیں تیسرے وہ سب صحیح اور درست ہو اگر اِس سے یہہ مطلب ہو کہ بائبل میں جو کچھ لکھا ہو وہ سب صحیح اور درست ہو تو جناب سید الحاج کا اتہام ہو اگر اور کچھ مطلب ہو تو وہ میں سمجھا نہیں انتہا یہاں سے سید صاحب کا اعتقاد نسبت کتب مقدسہ بخوبی معلوم ہو گیا اگر ہمارے پادری صاحب کو

اِن اقوال و عقائد سید صاحب کا کہ جنکو ہم نے اوپر نقل کیا اعتبار نہو تو کتاب دافع البہتان کہ جو مطبع محبوب شاہی واقع حیدرآباد دکھن میں ۱۲۹۹ ہجری میں چھپی ہو ملاحظہ فرماویں ورنہ اخبار تہذیب الاخلاق مطبوعہ ۱۵ شعبان ۱۲۹۱ ہجری صفحہ ۱۳۳ کو اُٹھا کر ملاحظہ کریں اور اگر اُن کے پاس سید صاحب نے جدید تمسک نسبت اعتقاد خود ارسال کیا ہو تو اسکا حال ہمیں معلوم نہیں ہو ✣

ری نوٹ نمبر ۳ - اِس ہندسہ میں آپ نے سید صاحب بہادر کی مذہبی توہین کی ہو کہ آپ نے اُنکو بابو کیشب چندر سین صاحب کے ساتھ شامل کرکے یونیٹیرین کا لقب دیا ہو یہہ محض آپکی زیادتی ہو جبتلک آپ اُن سے اِسکی تصدیق نہ کرا لیویں ورنہ مدعی سست گواہ چست کا مسئلہ لازم آویگا اور آپ اپنی تحریروں کے حوالے سے اُنکے اعتقادات کو کیونکر ثابت کرتے ہیں اہل علم آپکی نسبت کیا گمان کرینگے اور صاحبان عقل آپکی اِس تقریر آپ کو کیا سمجھینگے اور آپ کے لمبے چوڑے لفظوں میں کچھ جان نہیں ہو اور آپکے پیچیدہ فقرات میں کچھ رونق نہیں ہو شاید آپ اُنکو پڑھکر جی میں خوش ہوتے ہونگے مگر اہل علم تو آپکی لیاقت سے بخوبی واقف ہیں ✣

انصاف فرمایئے پادری صاحب کہ سید صاحب دافع البہتان ۹ صفحہ میں ارقام فرماتے ہیں کہ جناب سید الحاج فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک علاوہ مذہب اسلام کے دوسرے مذہب بھی سچے ہو سکتے ہیں میں نہیں جانتا کہ یہہ مطلب جناب سید الحاج نے کہاں سے استنباط کیا ہو میرا تو یہہ مذہب ہو کہ مذہب اسلام ہی سچا ہو اور جو مذہب سچا ہوگا وہ مذہب اسلام ہی ہوگا اب آپکا ناحق بیچارے سید صاحب کو



کہ جب سید صاحب کے ساتھ شامل کر کے یونیورسٹی قرار دینا انکی دیانت میں خلل کہ آپ مجھے دیانت کی فہمائش کرتے ہیں +

دی نوٹ نمبر ۴ - چارٹ کے ہندسہ میں جو کچھ آپنے لکھا ہو وہ آپ کی زیادتی پر دال ہی کیا آپ کے نزدیک یہہ کلیہ مسلم ہو کہ جو سید صاحب کا جانشین ہوگا وہ مولوی چراغعلی صاحب ہوگا اور جو سید صاحب کا جانشین کا ب لکھیگا وہ پرنوز دی ہسٹری لیگل اینڈ سوشل ریفارمر ہی ہوگی پیارے پادری صاحب زبردستی کی بحث کرنا آپ کے مرتبہ کے مخالف ہی اور محققین کے نزدیک قابل پسند نہیں ہی ورنہ آپ کو اختیار ہی کون روکتا ہی + باقی آیندہ

مسکرات کی بے آبی یا منشیوں کی بے حجابی

منجانب منشی ٹہل سنگہ صاحب ٹیچر لودیانہ

جو ۲۴ نومبر ۱۸۸۳ء کو جلسۂ انسداد مسکرات میں جناب خانبہادر منشی قادر بخش خانصاحب پریسیڈنٹ نے پڑھکر سنایا

زخوردن مسکرات شور انگیز + طبیب مہربان فرمود پرہیز

پوست خشخاش - افیون - چنڈو - مدک - بھنگ چرس گانجہ وغیرہ اشیاء منشی ممنوع ہر مذہب و مذموم ہر ملت ایک ایک مسکر کا استعمال زائل عقل اور موید غفلت زندہ کو نیم مردہ اور نیم مردہ کو دل افسردہ کردیتی ہی +

پوست خشخاش جسکی بدولت پوستیونکا ستیاناس ہوتا ہی دیکھا جاتا ہی کہ پوستیونکا کیسا حال ہوتا ہی آغاز شباب میں شیب کی آثار موجود قوائے بدنی بالکل مفقود چہرہ پژمردہ دل مردہ گردن کی کجی پشت کی خمی اپنے حال سے سراپا بیخبری نشہ کیوقت بیصبری - وقت بے نشہ کی احتیاج دوسرے کی دستگیری کا ہر وقت محتاج تمام کاروبار دنیا اور یاد خدا سے غافل - پوستوں کے تر کرنے اور ملنے اور چھاننے میں شاغل - ازبسکہ وامانده ازالظرف واماندہ - پیٹ کو فاقہ دینا بدن کا منظور رکھنا بہرحال منظور مگر نشہ میں ناغہ اور وقفہ کرنیسے مجبور نشہ کے آثار میں جو اضطرار اسکو بےچینی دکہاتا ہو اوسی کا دل اور چہرہ بتاتا ہو - ہر وقت پینک میں زانو کو سلام صبح سے تا شام دنیا کی خبر نہ دین سے کام - ایک پوستی نے دوسرے پوستی سے پوچھا کہ تو دن بھر میں کتنا سفر طے کرسکتا ہی کہا کہ کونڈے سے اس بار یا اس بار جواب دیا کہ یہہ تو ہرکارہ کا کام ہی - لاٹھی کے عرض سے اسطرف یا اس کنارہ - نقل ہی کہ پوستی نے اپنے دوست سے کہا کہ سنا ہی بہشت میں بڑی بہار ہی - اوس نے پوچھا کہ بہشت میں پوست بھی ملتا ہی جواب دیا کہ بہشت اور پوست - وہاں حور اور شراب طہور - روضہ و انہار محلہائے زیبا پر بہار - اوس نے فی البدیہہ کہا کہ اگر بہشت میں پوست نہیں ہی تو ہمارا جانا نشاید ہو - مزید برآن پوستی ناک میں بولتا ہی نیم مردہ سانپ کی طرح زہر گہولتا ہی کہتے ہیں کہ شاہجہان بادشاہ کو پوست خشخاش سے کمال رغبت تہی - سوا من پوست کی سوا سیر اندر دانی تری ترکے اوسکے آب زلال کا ایک قدح نوش جان فرماتے - رات دن نشہ میں غرقاب یہہ کلمہ زبان پر لاتے - کہ ہم نے تمام سلطنت کو بعوض ایک جام و لقمۂ نان بیگم کے ہاتھ فروخت کردیا - ایک شعر پوست کی تعریف میں برآمدہ زبان ملکہ زمان زبان زد ہوگیا شعر لعنت برآن خصوص کہ خشخاش نام دوست ازصبح تا بشام نزاو مسلمام اوست - اسکی اولاد دختر افیون ہی کہ پوست کے خون جگر سے پیدا ہوئی خشخاش کا دودھ کہلائی +

(افیون) یہہ پوست خشخاش سے دودھ نکال جمع کرتے ہیں منجمد ہونیکے بعد خرید فروخت ہوتی ہی نشہ دونوں کا برابر لیکن استعمال میں فرق اسقدر کہ پوست کو در پانی میں تر اور ہاتھوں سے مل کر سر بیعان کے صاف کرکے صاف کرکے زہر مار کرتے ہیں اور زہر کے پیالہ سے صبح و شام پیٹ بھرتے ہیں - افیون کو بعض خام بعض پختہ آگ پر پکا کے صاف کرکے ڈبیا میں دہرتے ہیں - گولی بناکر بعض ایک وقت بعض دو وقت پانی کے ایک گھونٹ سے فرو کرتے ہیں - مگر افیونی ایک وقت کے کہانے کو لنگر نشہ بتاتے ہیں اور دو وقت کے کہانیکی رغبت دلاتے ہیں کہانے کے وقت کو خود نشہ بتلادیتا ہی یعنی جب نشہ ٹوٹا ناک سے پانی مونہہ سے جماہی شروع - جوڑ جوڑ میں نشہ کے توڑنے سے اضطرابی اور خرابی رجوع - زندگی وبال جان جسم زار اور تن ناتوان - طبیبوں نے افیون کو نزلہ اور ریزش کے اور اعضا وغیرہ نیسے روکنے والی لکہا ہی خود مرض اور دیگر مرضہا کی دوا فرمایا ہی اسکے استعمال کی بقدر مقدار چالیس برس عمر کے بعد جتلایا ہی مگر افیون کی پوست قبضی کا باعث - اور افیونی کی بقضی جان کا دکہہ دسبیر خطرہ یہہ جیسی قبضی افیون کی افیونی کی جان قبض کرنیوالی ہی - ویسے افیونی کو اگر دست جاری ہوجاوین تو جان کا خدا والی - ہر افیمی کو دو طرحکا عذاب - دیکہو کوئی بسبب کسی بیماری کے افیم کہانا شروع کرتا ہی کوئی بباعث شہر صحبت - آل دونوں کا ایک ہی ہی - اسکا کثرت سے کہانا تکلیف افزا کثرت ہوجانے کا یہی باعث بڑا ہی کہ اول ہر کوئی دانہ خشخاش کے برابر کہانا شروع کرتا ہی جزو بدن ہوکر روز افزوں ہوجاتا ہی - آخر کو اپنا اثر دکہاتا ہی - اگر غریب نایابی کا شاکی ہی تو امیر قبضی یا دستونکی خرابی کا فریادی ہی - کسی نے کہا ہی - بھنگ کہے میں رنگ بنگی پوست کہے میں شاہ جہاں - افیم کہے میں بھنی بیگم مونہہ لگے مجہے جائے کہاں - اگر افیون کا کہانا ترک کیا جاوے تو آزار عارضہ لاحق ہوجاوے - افیون سے مدک اور چنڈو پیدا ہوتی ہی +

(مدک ۳ چنڈو ۴) افیون کو پان کے خشک پتے میں ملا چلم میں بھر کر دم مارتے ہیں اسکا نام مدک ہی - اگر افیون کو ذرا گاڑھا گھول کر ایک نلکی سوراخ دار کی لگا کر آگ کی

لاٹ پر رکھ لیتے لپیٹ کر دھواں اُسکا کھینچتے ہیں یہہ چندو کہلاتا ہی۔ مگر ان کے پینے والے گھر پھونک تماشا دیکھتے ہیں۔ گھر بار کی کار اور دُنیا کے سب کاروبار سے جاتے ہیں۔ مُفت میں گھر بار لُٹاتے ہیں۔ و دماغ پریشانی عقل ضائع مال برباد خوب بے مایہ ✤

بھنگ ایک نشہ دار بوٹی اُسکے پتے خشک کونڈے سوٹے سے رگڑ کر چھان کر پی لیتے ہیں۔ بھنگ کا کوڑھ مغز نشہ ہی اسکا پینے والا دبنگ بڑا سودائی ہو جاتا ہی اور عارضہ خشکی دماغ پیدا ہوتا ہی نامرد اور بزدل ہو جاتا ہی اگر بیٹھ کہیں گے تو کڑ جاتا ہی آنکھیں لال چہرہ زرد دماغ خشک ہو جاتا ہی۔ ڈرانی صورت بنکر کم عمر بچوں کو ہوّا سا نظر آتا ہی۔ اگر ہوا میں زاغ و چیل اُڑتا ہوا نظر آجاوے تو جوتیاں اُڑتی ہوئی سمجھکر سر جھکاتا ہی۔ بڑ بڑ ہرزہ گو بول کیطرح از خود بکتا ہی نشہ کی ترنگ میں کچھ کا کچھ خیال کرتا ہی۔ سیر اُنکا بھنگیر خانہ یا ساقن کے ٹھکانا میں دیکھنا چاہیے کہ کس کس قماش کے لوگ جمع ہوتے ہیں۔ اور کس کس رنگ کے کلمات واہی تباہی سے اوقات شریف اپنے کو مُفت کھوتے ہیں۔ کوئی یہہ شعر پڑھتا ہی شعر پیتا ہوں روز مے کے عوض کاسہ بنگ کا۔ مائل ہوا ہوں جب سے کسی سبز رنگ کا۔ یہہ نشہ خندہ بیہودہ بہت لاتا ہی اور بھوک اور خواب زیادہ بڑھاتا ہی۔ اگر رونے کیطرف خیال آجاوے تو روتے روتے ہچکی بندھ جاتی ہی۔ کوئی اپنی ناداری اور مفلسی یاد کر کے یہہ شعر زبان پر لاتا ہی شعر سچ تو کہہ ای میر جی صاحب کیا ہو گر یہہ سوانگ نہیں۔ گرمی سبزہ رنگوں سے اور گھر میں بھوتی بھانگ نہیں۔ غرض یہہ بھی دُنیا سے بے بہرہ جاتا ہی۔ عاقبت کو خاک میں ملاتا ہی بھنگی لقب پاتا ہی بھنگ کی سبیل ہندوؤں کے مندروں اور مسلمانوں کے تکیہ گاہوں میں رواں۔ اسی کا پرشاد اور تبرک نصیب پیر و جوان اِسکی ترنگ میں یہہ دوہا ہندی کی

ازبر (دوہا) سبیلیں ایسی پربت کر جیسے سوئی بھنگ۔ وہ تو ٹرے واکی پاسلی رہ ٹوٹے واکے سنگ۔ اور تکیہ گاہوں میں یہہ شعر۔ کونڈے خالے کو بجا اور دیکھ تُو قدرت کا کمیں۔ چھوڑ سب کاموں کو غافل بھنگ پی اور ڈنڈ پیل

چرس اور گانجا بھنگ کی پیدائش ہیں۔ چرس بھنگ کے پتوں سے پیدا کرتے ہیں اور تماکو کے سُلفہ میں چلم کے اندر رکھ کر ایسا زور سے دم مارتے ہیں کہ آگ کی لاٹ فروزاں ہوتی ہی۔ اور نشہ فوراً ہو جاتا ہی جسکو سوائے کمزوری بدن اور خفت دماغ و سیاہی رنگ کے ایک اور عارضہ اُمّ الامراض پیدا ہوتا ہی جسکو کھانسی اور دمہ کہتے ہیں۔ تمام مادہ بدن سینہ میں بلغم ہو جاتا ہی کہ دن رات کھوں کھوں کر کے گزرتی ہی۔ ہر وقت مونہہ سے کف نکالتا ہی کہ دیکھنے والوں کی کلفت کا باعث ہوتا ہی اسکا مصلح وہی تجویز کیا ہی جسکو اطبا موجد بلغم فرماتے ہیں۔ پس بدن میں بلغم دو چند اور ضعف الضعاف پیدا ہوتا ہی۔ غرض انکی مفتوحات حرف و حکایت سے باہر اور تحریر و تقریر سے دور تر۔ ورنیولا بکمال ہمدردی جمہور انام و رفاہت خاص و عام لودیانہ میں واسطے انسداد شراب خوری و انتظام اشیاء نشئی کمیٹی بطور بن مقرر ہوئی ہی اور پریذیڈنٹ اُسکے عالیجناب منشی تاج محمد خاں صاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ بالقابہ معاون ہوئے۔ اغلب کہ اس عمل ناقصہ کا انتظام ہو اور آئندہ بدعت کا اختتام ہو رفاہ عام ہو فائدہ تام ہو ✤

چوہوں پر آفت

اس سے چوہے چوہیاں۔ گبریلا۔ مکھیاں چیونٹیاں کھٹمل جھینگر اور حشرات الارض۔ لال بیگ۔ مچھلی گو وغیرہ سب دفع ہو جاتے ہیں۔ قیمت ساڑھے سات آنے۔ بی۔ ایم سیڈن کمپنی جنرل ایجنٹ بمبئی سے ملتی ہی ✤

اخبار تازہ

کلکتہ ۵ دسمبر کلکتہ کی جمہوری نمائشگاہ کے افتتاح کی رسم حضور وائسرائے سے آج دوپہر بعد ادا فرمائی۔ بارش بڑی شدت سے ہو رہی تھی اور تا اختتام اس رسم کے برابر پانی برستا رہا۔ بیشمار حاضرین جو اس موقع پر جمع ہوئے تھے ایک سرخ سفید اور نیلے کپڑے کے سائبان میں بمشکل تمام جا ملے۔ جو عجائب گھر کے بڑے مرکزی مربع صحن کی چھت کی جگہ تھا اور اس رسم کے لئے علیحدہ کیا گیا تھا۔ اس مربع صحن میں جو مختلف نشانوں کے جھنڈوں سے بڑی خوبی کے ساتھ سجایا گیا تھا۔ چار ہزار آدمیوں کی نشست کا کرسیوں وغیرہ پر انتظام تھا۔ مگر حاضرین بکثرت تھے پانچہزار آدمیوں کا تخمینہ کیا گیا ہی۔ حضور وائسرائے اور شاہی مہمان قریب ساڑھے چار بجے کے تشریف لائے اور شاہی سلامی بسر ہوئی۔ اسوقت ایک جلوس بنا کر صحن کلان سے مسند مرتفع کی طرف تشریف لیچلے پہلے صاحبان اڈیکانگ کیمپ اور اُنکے ہمراہ ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کناٹ اور لیڈی رپن صاحبہ ساتھ ساتھ آئیں۔ پھر دیگر صاحبان اڈیکانگ کیمپ اور ممبران کمیٹی کار کن اور اُنکے ساتھ حضور وائسرائے ڈیوک آف کناٹ اور سر جیمس فرگسن اور باقی صاحبان تشریف لائے مسند مرتفع کے نزدیک پہونچکر صاحبان اڈیکانگ کیمپ اور ڈچز اور لیڈی رپن صاحبہ سیڑھیوں پر چڑھے اور باقیوں نے ایک قطار باندھی جس کے درمیان سے حضور وائسرائے اور ڈیوک اوپر تشریف لیگئے جب حضور وائسرائے رونق افروز ہوگئے اُنکی جانب چپ حضور گورنر بمبئی اور جانب راست ڈیوک آف کناٹ زینت بخش ہوئے۔ صاحبان ملٹری سکرٹری اور ہز اکسلنسی

کے پرائیویٹ سکرٹری اور دیگر صاحبان حلقہ باندھ کر کھڑے ہوگئے اور ایک سنگ مرمر کے عظیم الشان مرتفع مسند اور اسکے اوپر سرخ مخمل کا سایبان نیچے خوبصورت اور رنگ برنگ کے پھولدار نے دار گچھے عجیب و غریب لطف دکھاتے تھے۔ مسند کی دائیں سمت ایک خاص چبوترہ گویوں اور باجے والوں کے لئے تعمیر ہوا تھا۔ جسوقت جلوس حال کے اندر داخل ہوا تمام حاضرین ایستادہ ہوگئے اور جبتک وائیسرگل پارٹی اپنی اپنی جگہ پر نہ بیٹھ گئی سب کھڑے رہے۔ ان کے بیٹھنے کیوقت کسی قسم کے آثار نمایان نہیں کئے گئے۔ کارروائی گویوں سے شروع ہوئی جنہوں نے ایک مبارکبادی کا گیت جو خاص اسی موقع کے لئے تیار کیا گیا تھا گایا۔ یہہ بہت ہی موثر تھا مگر نقص اس میں یہہ تھا کہ نہایت ہی طویل تھا۔ پھر کلکتہ کے لارڈ بشپ نے ایک فصیح دعا میں برکت مانگی۔ اس کے بعد کرنیل ٹریور صاحب وائس پریسیڈنٹ کمیٹی کارکن نے کارروائی کمیٹی کی ایک لمبی رپورٹ پڑھی جس نے بہت وقت لیا اور کسی نے نہیں سنا۔ اسکے ختم ہونے پر انہوں نے تمام حاضرین کی طرف سے لفٹنٹ گورنر بنگال کی عدم موجودگی پر افسوس ظاہر کیا۔ جو بباعث بیماری کے مجبوراً نہ آسکے۔ اور حضور ویسرائے سے حکم افتتاح نمائش کے لئے درخواست کی حضور ویسرائے نے لفٹنٹ گورنر بنگال کی عدم موجودگی پر افسوس ظاہر کرکے اپنی تقریر شروع کی۔ انہوں نے کمیٹی کو اسکی ذمہ واری کے پورا ہونے پر جس کو شروع کئے بارہ مہینے سے کچھہ عرصہ گذرا مبارکباد دی۔ انہوں نے حضور ملکہ معظمہ کی مفصلہ ذیل تار کو جو اسوقت انکو ملا تھا جبکہ کرنیل ٹریور رپورٹ سنا رہے تھے پڑھا "وہ نمائشگاہ کلکتہ کی کامیابی کے لئے میری عین آرزو" انہوں نے کمیٹی کو ڈیوک اور ڈچز جیسے عالیشان ملاقاتیوں کے اس موقع پر موجود ہونے سے مبارکباد دی اور اس حوصلہ کی جس کے ساتھہ لفٹنٹ گورنر نے اس تجویز کو نکالا تھا بڑی تعریف کی۔ اور اس قابل طریقہ کی بھی تعریف کی کہ جسطرح مسٹر جوبرٹ اور کمیٹی کارکن نے اشیا کو انکی موجودہ کامیاب طرز پر لگایا تھا انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ یہہ نمائش ہندوستان اور آبادی ہائے آسٹریلیا میں جہاں کے وکلا اس کثرت سے آئے ہیں تجارتی ارتباط کی ترقی کا ذریعہ ہوگی انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ آسٹریلیا کے بہت سے جنٹلمینوں کو جو ہمارے درمیان میں ہیں دلی خیر مقدم کہا جائیگا (خوشی کے نعرے) اور تقریر کے اخیر میں امید ظاہر کی کہ نمائش ہذا کسی قابل فہم اور دائمی علامت یادگار میں یعنی آرٹس کے سکول میں یا کسی قومی گیلری (تصویر خانہ) کی صورت میں نشو و نما کرے گی جس کے وسیلے جمہوری نمائشگاہ ۱۸۸۳-۸۴ء ہمیشہ کے لئے ہماری یادداشتوں کے سامنے رہیگی۔ ہزاکسلنسی نے تب نمائشگاہ کے کھولنے کا حکم دیا اور اسوقت بالکل اندھیرا تھا۔ برقی روشنی کے لیمپ جو اس غرض سے لگائے گئے تھے کہ تقریر کے ختم ہوتے ہی روشن کئے جائینگے بالکل روشن نہوئے۔ صرف ایک برآمدہ کا لیمپ روشن ہوا لیکن ابھی حاضرین کا دسواں حصہ بھی نگیا تھا کہ وہ بھی دفعتاً گل ہوگیا اور تمام صحن میں تاریکی ہی تاریکی نظر آنے لگی۔ اور سبب یہہ بیان کیا گیا کہ کوئی بدمعاش تاروں کو کاٹ گیا ✦

جلوس از سر نو درست ہوکر نمائشگاہ کے کچھہ حصہ تک گیا جہاں ممالک غیر اور آبادیوں کے وکلا حسب ضابطہ پیش ہوئے اور بعد ازاں وائیسرگل پارٹی معمولی مراسم کے ساتھہ رخصت ہوگئی۔ ابھی تک درحقیقت کوئی کورٹ مقرر مکمل نہیں۔ لیکن بہت سے ایسی حالت میں ہیں کہ بہت جلد تیار ہو جائینگے۔ اور تمام کے ٹھیک ٹھاک ہونے کے لئے کئی ہفتہ درکار ہیں۔ رسم افتتاح بہیئت مجموعی مجمع عام اور قابل تعریف نہیں ہوئی اور انتظام بھی اچھا نہ تھا ✦

دروازہ پر گاڑیوں کا دباو بہت تھا۔ سڑکیں پیدل سافروں کے لیئے بالکل ناقابل گذار تھیں۔ ایک تو پہلے ہی سے کیچڑ تھا اور بارش نے اور بھی اسکو زیادہ کردیا تھا ✦

واشنگٹن ۴ دسمبر۔ آج پریزیڈنٹ کا پیغام کانگرس کے دونوں ہوس کے نام جاری ہوا۔ اس نے گورنمنٹ صوبجات متحدہ کے ارادہ کو ظاہر کیا جو امریکہ کے ارتباط اقوام مشرقی سے بڑھانا چاہتی ہی۔ اس میں بیان ہی کہ غالباً یہہ ضروری ہوگا کہ کانگو کی گھاٹی میں تجارت کی آزادی محفوظ رکھنے کے لئے دوسری طاقتوں سے ملکر کارروائی کیجائے اس پیغام میں تجویز ہی کہ امریکہ کو تمام قوموں سے امریکہ کی پیدائش اشیا پر محصول لگاکر بدلہ لینا چاہیئے۔ بقایا مالگذاری ۲۹ ملین ڈولر ہی پیغام میں جہازات صوبجات متحدہ کو دوبارہ بنانے اور اسکے ساحل کے نقص کو رفع کرنے پر زور دیا ہی ✦

لنڈن ۵ دسمبر۔ میڈگاسکر سے خبر آئی ہی کہ فرانسیسیوں نے ساحل میڈگاسکر کے چند مقامات کا بڑی تندی سے محاصرہ کیا ہی ✦

مشتہر ہوا ہی کہ مسٹر ٹینیسن کی عنقریب درجہ پیرج پر ترقی کیجائیگی ✦

بمبئی ۵ دسمبر۔ ٹائمز آف انڈیا کے پاس ایک خاص تار اس مضمون کا آیا ہی کہ لارڈ ہارٹنگٹن نے مقام ایکرنگٹن میں تقریر کرتے وقت البرٹ بل کا ذکر کیا۔ انہوں نے گورنر جنرل ہند اور کونسل کو تمام الزام سے بری بیان کیا۔ اور ماجمی اور دیگر ممبران کونسل و وزارت کی طرف سے اس تجویز کی پوری ذمہ واری کو قبول کیا۔ انہوں نے بڑی سرگرمی سے لارڈ رپن کی حمایت کی۔ سرہارٹل فریر نے جنہوں نے ابتک اس مباحثہ میں کچھہ حصہ نہ لیا تھا ٹائمز کو لکھا ہی جس میں انہوں نے البرٹ بل کو بہت برا کہا ہی وہ خیال کرتے ہیں کہ اب بہتر اور مناسب طریقہ اختیار کرنیکے لئے یہی ہی کہ اس تجویز کو واپس کرلیا جائے ✦



قاہرہ ۳ دسمبر کانسل آسٹریا مقیم خرطوم کو خبر ملی ہو کہ جنرل ہکز کی فوج کی ایک تہائی معہ انگریزی افسروں کے مارگئی ہو اور باقی احاد میں ڈیرہ ڈالے ہیں اور امداد کی درخواست کرتے ہیں +

طہران ۴ دسمبر ترکمانوں کے گروہ مشہد پر چڑھائی کر رہے ہیں۔ ایرانی افواج ان کے روکنے کے لئے روانہ ہوئی ہیں۔ ہرات میں بڑا خوف پھیل رہا ہو اور اندیشہ کیا جاتا ہو کہ ایوبخان طہران سے نکلتے ہی ہرات پر حملہ کریگا +

لنڈن ۴ دسمبر روس کی فرانسیسی اور صوبجات متحد کی گورنمنٹیں اور جرمنی اور انگریزی گورنمنٹوں کے ساتھ مل کر اپنی اپنی رعایا مقیم چین کی حفاظت کرینگی +

کلکتہ ۴ دسمبر حضور ویسرائے کے دربار لیوی میں جو کل رات ہوا قریب پانچسو کے افسر اور غیر ملازم یوروپین تھے لیکن دیسی بہت تھے +

خائیشی اشیا کو بارش نے بہت سخت نقصان پہونچایا۔ دوشنبہ کی رات اور سہ شنبہ کو برابر پانی پڑتا رہا۔ انٹرکالونیل اکیزوبیشن کورٹ کو بہت ہی نقصان پہونچا اور جاپانی اور چینی کو سب سے زیادہ دیکھنے والونکی تعداد ایکدفعہ میں موسم ناموافق ہونے کے باعث ۵۰ ہزار سے کبھی زیادہ نہیں ہوئی +

جناب ڈیوک اور ڈچز نے اس شہر کے کئی ایک پبلک انسٹیٹیوشنوں کا ملاحظہ فرمایا۔ آتشبازی کا جشن جو آج رات کے لئے قرار پایا تھا دو شنبہ تک ملتوی کیا گیا جمعہ کی صبح کو ڈیوک قلعہ کی فوج اور والنٹیروں کا ملاحظہ کرینگے +

مدراس ۵ دسمبر کل لیجسلیٹیف کونسل کھلی اور لوکل بورڈوں کا بل پیش ہوا۔ یہاں جدید ٹونہال کی بنیاد کا تعمیر ۱۱۱۰۰ حال کو مہاراجہ وزیانگرم رکھینگے جنہوں نے دس ہزار روپیہ اسکے لئے چندہ دیا ہو +

شنگھائی ۵ دسمبر چین کے امیر البحر ہانگ یوگلن نے

باشندگان ممالک غیر مقیم کانٹن کو اطلاع دی ہو کہ فرانس سے عنقریب جنگ ہوگی۔ اور ان طاقتوں کو جو علیحدہ ہیں آگاہ کیا ہو کہ شرائط عہدنامہ پر غور کریں مگر باوجود اسکے دونوں ممالک میں لڑائی کے روکنے کے لئے نامہ و پیام جاری ہو +

لنڈن ۶ دسمبر کیپ سے خبر آئی ہو کہ سنٹی وایو کو پھر اولنڈی میں بحال کیا جائیگا۔ اور جب تک کہ کافی انتظام نہ ہو جائے گا اسوقت تک ایک برٹش رزیڈیٹ اور ایک چھوٹا دستہ برٹش فوج کا رہیگا +

سرکاری خبریں

میجر سی ایچ۔ ٹی مارشل صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ ریاست چمبہ کو ۱۰ دسمبر ۱۸۸۳ء یا کسی تاریخ مابعد سے جب وہ مستفید ہوں ۱۵ یوم کی رعایتی رخصت عطا ہوئی +

رائے بہادر آسانند صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کوہاٹ نے تاریخ استفادہ سے دو ماہ کی رعایتی رخصت حاصل کی +

۲۰ تاریخ ماہ دسمبر ۱۸۸۳ء سے صاحبان اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنجاب مندرجہ ذیل ایک ضلع سے دوسرے ضلع کو تبدیل ہونگے +

مسٹر جے گولڈنی صاحب بہادر ضلع کانگڑہ سے ضلع ڈیرہ غازیخان کو تبدیل ہونگے۔ خان بہادر خدابخش ضلع ڈیرہ غازیخان سے ضلع فیروزپور کو اور الیف فیلڈ صاحب بہادر ضلع فیروزپور سے ضلع کانگڑہ کو تبدیل ہونگے +

جب ایچ اے اینڈرسن صاحب بہادر اسسٹنٹ کمشنر رخصت فرلو سے واپس آوینگے تو ضلع پشاور میں تعینات کئے جاوینگے +

بڑھے ہوئے پھیپھڑے۔ صفراویت تیفیت ضعف معدہ اور دردسر و لس قے ایپل پینیں سے سب دفع ہو جاتی ہیں۔ قیمت ۵ پینیں بی ایس میڈن کمپنی جنرل ایجنٹ بمبئی سے ملتی ہو +

لودیانہ

اتوار کے روز جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر دورہ سے واپس آکر یہاں رونق افروز ہو گئے ہیں اور جیساکہ پہلے ارادہ تھا کہ تحصیل جگرانو کیجانب دورہ ہوگا سو ابھی ملتوی ہو۔ پیر کے روز رات کے ۹ بجے وہ تماشہ جسکا ہفتہ گذشتہ میں ذکر کیا گیا تھا پریڈ پولیس میں ہوا بہت سے صاحبان انگریز و رئیس تماشہ میں موجود تھے ہمارے شہر کے تماشہ والوں نے بھی ہونے کی خبر پا سمجھ لیا ہو کیونکہ اب ایک ڈرامٹک کمپنی یہاں وارد ہوئی ہو اور تماشہ کا کھٹراگ تیار کر رہی ہو +

قصبہ رائکوٹ میں ایک خون ہو گیا ہو مجرم گرفتار ہو کر عدالت کے سپرد کئے گئے ہیں اور یہ مقدمہ جناب محمد مرتضی خانصاحب انسپکٹر پولیس لودیانہ نے جنکا ابھی درجہ اول مقرر ہو کر ترقی ہوئی ہو ثابت کیا ہو۔ رسالہ انجمن رفاہ عام لودیانہ کیطرف سے عنقریب شائع ہونیوالا ہو کیونکہ جناب خان بہادر منشی قادربخش خانصاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر اسکے شائع کرنیکی بہت کوشش کر رہے ہیں تاکہ انجمن موصوف کے جملہ حالات خاص و عام کی نظر سے گذرتے رہیں +

مژدہ! مژدہ! مژدہ!

رسالہ **اظہار عیسوی** (مولفہ پادری جی ایل ٹھاکرداس) تحقیقی جواب رسالہ اعجاز عیسوی (مولفہ مولوی رحمت اللہ) کا چھپکر تیار ہو گیا ہو۔ شائقین محققوں و ناظروں کو اطلاع دیجاتی ہو کہ مجھ مشتہر سے قیمت پیشگی بھیجکر منگا لیویں قیمت معہ محصول ایک روپیہ ۲ ر ہو جو کہ بذریعہ منی آرڈر یا پوسٹل نوٹ روانہ کیجاوے۔ پوسٹیج سٹامپ نہ لئے جاوینگے اظہار عیسوی ساڑھے چار سو صفحہ کی کتاب ہو خط کی صفائی وہ ہو کہ نولکشور کے مطبع کو مات کرتی ہو کیونکہ کتاب ہذا سفیر ہند پریس امرتسر میں چھپی ہو +

مکتوبین لیجس بک سوسائیٹیوں کی توجہ کا بھی امیدوار ہے

المشتہر

پادری جی۔ ایل ٹھاکرداس پسرور ضلع سیالکوٹ

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویری صاحب کے اہتمام سے چھپا

